جلد ۲۹ | ۲۴ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۲۸ جمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ

احرار کی پریشان خیالی اور اس کی وجہ

لیڈران احرار نے حال میں جو نئی کروٹ بدلی ہے۔ اور ایک ہی جلسہ کے دوران میں بھانت بھانت کی بولیاں بول کر اپنی پریشان خیالی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے احرار کے خاص ہمدردوں اور خیر خواہوں کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ روزنامہ اخبار "مشرق" (۲۳ جولائی) نے یہ رونا روتے ہوئے کہ "پنجاب کے مسلمان اپنی بدنصیبی سے لیڈران کرام کی نوازش سے سیاست و مذہب کے میدان میں فٹ بال بنے ہوئے ہیں" سیالکوٹ کی احرار کانفرنس میں لیڈران احرار نے جو متضاد تقریریں کیں۔ ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:-

(۱) "حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب قبلہ امیر شریعت اتحاد اور پاکستان دونوں کا مضحکہ اڑاتے ہیں"

(۲) "حضرت مولانا سید پیر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب قبلہ آلو مہار کے دربار سے نکل کر آتے ہیں۔ آپ کی نصیحت یہ ہے۔ کہ پاکستان کا خیال چھوڑ دو ہندوستان ایک ملک ہے۔ اور ہندوستانی ایک قوم ہیں۔ اس نظریہ کے لئے سب کچھ قربان کر دو"

(۳) "احرار کانفرنس کی صدارت کا بار حضرت مولانا مظہر علی صاحب ایڈووکیٹ کے مضبوط کندھوں پر ہے۔ وہ لوگوں کو اپنے پرزور و خاضانہ خطبہ میں مشورہ دیتے ہیں۔ کہ پاکستان ہی تمہاری تمام بیماریوں کا علاج ہے"

(۴) "احرار کے صدر شیخ حسام الدین صاحب ہندو مسلم اتحاد کے حامی اور پاکستان کے مخالف" ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

(۵) "منگا احرار جناب چوہدری افضل حق صاحب مسلمانوں پر ہندوؤں کے معاشرتی مظالم کا تذکرہ کرنے کے بعد جماعت کو لیگ میں لے جانے کی دھمکی دیتے ہیں"

لیڈران احرار کی تقریروں کا یہ خلاصہ پیش کرنے کے بعد "مشرق" لکھتا ہے:-

"مسلمان اس پریشان خیالی سے پریشان ہو کر پوچھتا ہے کہ ع

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

لیڈران احرار اگر مسلمانوں کے مفاد کو ذاتی مفاد سے زیادہ اہم سمجھتے۔ اور خود غرضی کے جذبہ نے ان کی آنکھوں پر پٹی نہ باندھ رکھی ہوتی۔ تو وہ یہ طریق عمل اختیار نہ کرتے جو اب انہوں نے اختیار کیا ہے۔ یعنی ایک کچھ کہتا ہے۔ اور دوسرا کچھ۔ لیکن چونکہ ان میں کا ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ذاتی فوائد حاصل کرے۔ اس لئے جس چیز کو وہ اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اس کی تعریف و توصیف کے راگ گانا اپنا فرض خیال کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۲۳ جولائی) میں "ایک گھر کے بھیدی" نے اس انکشاف سے احرار کی لنکا ڈھا دی ہے کہ چوہدری افضل حق نے پاکستان کے متعلق جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ درحقیقت پنجاب اسمبلی کی اس نشست کے شوق حصول سے لبریز ہے۔ جو شیخ خالد لطیف گابا کے استعفے سے خالی ہونے والی ہے"

اس کے مقابلہ میں پاکستان کے خلاف آواز اٹھانے والے اور اہل ہند کو ایک قوم قرار دینے والے مجلس احرار کے دفتر میں کانگرسیوں سے خفیہ صلاح مشورے کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے بھی اپنے لئے نئے میدان تلاش کر رہے ہیں جب لیڈران احرار کی اپنی حالت یہ ہو۔ تو وہ کسی ایک بات پر متفق کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے کوئی ایک مسلک کس طرح تجویز کر سکتے ہیں۔

تشدد اور ہندو صاحبان

ایک تعلیم یافتہ ہندو نے گاندھی جی سے سوال کیا ہے۔ کہ جب آپ گیتا کے اس درجہ گرویدہ ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ نے اعلان کیا تھا۔ کہ "اگر دنیا سے بھگوت گیتا کے سوا تمام ہندو دھرم شاستر مٹ جائیں تو بھی ہندو دھرم زندہ رہے گا" تو ان ہدایات کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے۔ جو کرشن جی نے ارجن کو دیں۔ مثلاً کہا۔ "اے ارجن اس وقت دشمن کا مقابلہ کرنا ہی تیرا دھرم ہے پاپ نہیں۔ ایک کھشتری کے لئے دھرم یدھ سے بڑھ کر مکتی حاصل کرنے کا اور کوئی سادھن نہیں" اور کیا آپ کی وہ ہدایات جو آپ نے فرقہ وارانہ فساد۔ ڈاکوؤں اور غیر ملکی حملہ کے مقابلہ کے سلسلہ میں کانگرسیوں کو ان کے فرائض کے متعلق دی ہیں۔ وہ گیتا کی تعلیم کے خلاف نہیں؟

گاندھی جی اس کا کوئی جواب دیں یا نہ دیں تعجب ان لوگوں پر ہے۔ جو آج سے کچھ عرصہ قبل تو ان کے عدم تشدد کے فلسفہ کو ہندو دھرم کی خصوصیات کے ثبوت میں پیش کیا کرتے تھے لیکن اب ہندو دھرم کی تعلیم کے خلاف قرار دے رہے ہیں اور کئی مشہور کانگرسی ہندو محض اس وجہ سے گاندھی جی سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں کہ انہیں عدم تشدد کے عقیدہ پر اعتماد نہیں رہا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ان پر ہندو دھرم کی اس تعلیم کا اب انکشاف ہوا ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ بدلے ہوئے حالات کی بناء پر وہ پرانے لبادے اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ وفا ۱۳۲۰ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ثم الحمد للہ

احمدیہ فروٹ فارم قادیان کو آموں کی نمائش میں اوّل ۔ دوم اور سوم انعام

یہ بات خوشی سے سنی جائے گی ۔ کہ اس سال آموں کی نمائش میں جو بتاریخ ۱۸ ۔ ۱۹ جولائی کو ہوشیار پور میں منعقد ہوئی تھی ۔ جس میں اضلاع گورداسپور ۔ امرتسر ۔ لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ ۔ کانگڑہ ۔ ہوشیار پور ۔ جالندھر ۔ لدھیانہ ۔ انبالہ ۔ کرنال ۔ رہتک ۔ گوڑگاؤں وغیرہ شامل تھے ۔ احمدیہ فروٹ فارم قادیان کو چوس کر کھانے والے آموں میں اوّل انعام اور کاٹ کر کھانے والے آموں میں دوم اور سوم انعام حاصل ہوئے ہیں ۔ ۱۹۳۹ء میں بھی جبکہ احمدیہ فروٹ فارم نے آموں کی نمائش میں شرکت کی تھی ۔ اس کے آموں کو متعدد انعامات حاصل ہوئے تھے ۔

ضروری اعلان برائے جماعتہا احمدیہ صوبہ سرحد

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں لکھا گیا تھا ۔ کہ وہ خاکسار کو اپنی جماعت کے بجٹ سال گذشتہ اور جو چندہ مرکز میں دوران سال میں داخل ہوا ہو ۔ اس سے جلد از جلد مطلع فرمائیں ۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے ۔ اب بذریعہ اعلان درخواست کی جاتی ہے ۔ کہ بہت جلد ذیل کے نقشہ کی صورت میں خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ۔ یہ بہت ضروری ہے ۔ نظارت بیت المال کی طرف سے اس بارہ میں یاد دہانی بھی آچکی ہے ؛

	بجٹ سال ۱۳۲۰ ہش	رقم جو دوران سال یعنی [illegible] تک داخل خزانہ ہوئی ہے
(۱) چندہ عام وحصہ آمد		
(۲) جلسہ سالانہ		
(۳) چندہ خاص		

پتہ :- خاکسار شمس الدین سیکرٹری مال ۔ دفتر ڈسٹرکٹ کل ایجنسی خیبر پشاور چھاؤنی

اخبار احمدیہ

درخواست دعا :- ماسٹر محمد عثمان صاحب تلونڈی جھنگلاں کا لڑکا محمد ادریس بیمار ہے دعائے صحت کی جائے ؛

پتے مطلوب ہیں (۱) عبد الغفار خان صاحب جو کچھ عرصہ ہوا جماعت احمدیہ [illegible] ضلع گورداسپور کے سیکرٹری مال تھے ۔ قریباً دو سال سے لاپتہ ہیں ۔ جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ براہ مہربانی مطلع فرمائیں ۔ ناظر بیت المال (۲) میرا چھوٹا بھائی قریشی حافظ فضل حق بیعت احمدیت کرنے کے بعد قادیان سے احمد آباد ملازمت کے لئے گیا تھا ۔ چند دن خط و کتابت رہی مگر اب بند ہے ۔ کسی بھائی کو علم ہو تو ان کو میرا پتہ دیں ۔ یا مجھے ان کا پتہ لکھیں ۔ قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ احمدیہ دار التبلیغ ۱۰ ڈکنسن روڈ کلکتہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلامی جنگوں کی بنا

" پہلی لڑائیوں کی صرف بنیاد یہ تھی ۔ کہ قریش نے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بڑے بڑے ظلم کئے ۔ اور بہت سے صحابہ قتل کر دیئے تھے ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ سے نکال دیا تھا ۔ پس وہ اپنے نہایت درجہ کی شرارت اور ظلم کی وجہ سے اس لائق ہو گئے تھے ۔ کہ ان کو ان جرائم کی سزا دی جائے ۔ پس جن لوگوں نے تلوار اٹھائی تھی ۔ وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے ۔ ہاں نہایت درجہ کی رحمت سے ایک رعایت ان کو دی گئی ۔ کہ اگر وہ اسلام لاویں تو ان کے جرائم بخش دیئے جائیں گے ۔ اور یہ جبر نہیں ہے ۔ بلکہ ان کی مرضی پر چھوڑا گیا تھا ۔ اور کون ثابت کر سکتا ہے ۔ کہ ان کے ان جرائم اور شرارتوں سے پہلے ان پر تلوار اٹھائی گئی تھی ۔ تلوار ہرگز نہیں اٹھائی گئی بلکہ تیرہ برس تک برابر کافروں کے انواع و اقسام کے ظلم اور خونریزیوں پر صبر کیا گیا ۔ اور بعد اس کے جب وہ لوگ حد سے بڑھ گئے ۔ تب ان کے مقابلہ کا اذن دیا گیا ۔ پس یہ جنگ صرف دفاعی جنگ اور جرائم پیشہ کو محض سزا دینے کی غرض سے تھی ۔ تا زمین خونی مفسدوں سے پاک کی جائے ۔"؛

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

No.	Name	No.	Name
453	P. C. Bia Simra Serria Leone	463	Lamina Serria Leone
454	Hussaini "	464	Ya Kana "
455	Janay "	465	Momo fono "
456	Hawa "	466	Yabaki "
457	Alfa Ahmadu "	467	Momo Kanu "
458	Abdullai "	468	Mohammad "
459	Bassi "	469	Bassi Kanu "
460	Amra Kanu "	470	Abdullai "
461	Casa Kroma "	471	Saeedu "
462	Kapr Conte " Serria Leone	472	Sorie Kogho " Serria Leone

ضروری اعلان :- "نظام بیت المال" کے صفحہ ۲۵ پر ختق نمبر ۳ کے مقابل میں "زیر زد فنڈ" کے بعد جو الفاظ ہیں وہ قلمزن کر دیئے جائیں ۔ ناظر بیت المال

ایک تبلیغی ٹریکٹ :- میاں محمد شفیع صاحب ٹرنک میکر بازار کلکٹیا نوالہ سیالکوٹ سے لکھتے ہیں ۔ کہ ایک تبلیغی ٹریکٹ بعنوان "موجودہ جنگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں" حال میں شائع کیا گیا ہے ۔ جو دوست اس کی اشاعت کرنا چاہیں ۔ وہ محصول ڈاک بھیج کر پتہ بالا سے منگوا سکتے ہیں

جنگ کے متعلق اسلام کا پیش کردہ نظریہ

دُنیا میں جنگ وجدال ہمیشہ سے جاری ہے۔ انسان سے انسان شروع سے لڑتا آیا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ابتدا ہی سے قومیں قوموں پر چڑھتی - اور ملک ملکوں پر حملے کرتے رہے ہیں - اور بادشاہ آپس میں نبرد آزما ہوتے آئے ہیں۔ شروع شروع میں نوع انسان پر یہ ظلم وستم محض ناموری اور شہرت کے حصول یا شاہانہ ہیبت وجلال کے اظہار کے لئے کیا جاتا تھا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا تھا۔ کہ ہزاروں لاکھوں بے گناہوں کا خون محض ایک باجبروت بادشاہ کی ذلیل ترین نفسانی خواہشات کے نتیجہ میں بہا دیا جاتا تھا۔ کسی کے پاس کسی اچھی چیز کی موجودگی بھی بعض اوقات نہ صرف اس انسان بلکہ اس ساری قوم اور ملک کے لئے مصیبت بن جاتی تھی۔ دُنیا میں کئی جنگیں محض اس لئے ہوئیں۔ کہ ایک صاحب اقتدار سلطان کو کسی عورت کا حُسن پسند آگیا اور اس کے متعلقین اسے اس کے حوالے کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہی واقعہ ہے۔ کہ خسرو پرویز نے نعمان بن منذر کی بیٹی کے حُسن کی تعریف سُنکر حکم دیا۔ کہ اسے حرم شاہی میں داخل کیا جائے۔ نعمان کی غیرت نے گوارا نہ کیا - اس پر خسرو نے اس کی گرفتاری کا حکم دے دیا - اور جیرہ کی ریاست ضبط کرلی۔ نعمان اپنے بال بچوں کو بنی شیبان کی حفاظت میں دیکر خود عفو تقصیر کے لئے اس کے دربار میں حاضر ہوا۔ مگر خسرو نے اسے قتل کرادیا اور چالیس ہزار فوج اس غرض کے لئے بھیجدی۔ کہ بنی شیبان سے نعمان کے اہل وعیال کو چھین لائے۔ ذوقار کے مقام پر اس فوج کی عربوں سے خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں ہزاروں انسان مارے گئے۔ اور خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ صرف اس لئے کہ خسرو کو ایک عورت حاصل کرنے کی خواہش تھی - یہی حال دُوسری لڑائیوں کا تھا۔ جو نفسانی خواہشات کی تسکین - دُوسروں کے املاک پر قبضہ کی آرزو - اپنی شان وشوکت کے اظہار - دُوسروں کو مرعوب کرنے کے جذبہ اور اسی قسم کی ناپسندیدہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی تھیں۔

دُنیا کی ہر قوم میں قریباً ایسے ہی جذبات اور خیالات پائے جاتے تھے۔ جبکہ اسلام کا ظہور ہوا - اس نے انسانی تمدن میں جہاں اور بہت سی ٹھوس اور مفید تبدیلیاں کیں - وہاں جنگ کے متعلق بھی ایک نیا نظریہ پیش کیا - اور ایک نئی ذہنیت کی تعمیر کی - جو اس سے قبل کہیں نظر نہ آتی تھی۔ اسلام نے جنگ کے متعلق جو نظریہ دُنیا کے سامنے پیش کیا - وُہ یہ ہے - کہ جنگ وجدال درحقیقت ناپسندیدہ اور نامناسب چیز ہے جس سے ہر انسان کو بچنا چاہیئے - لیکن جب دُنیا اس سے بھی بڑی مصیبت یعنی ظلم وطغیان کا شکار ہو رہی ہو - جب فتنہ وفساد پھیل رہا ہو - اور سرکش لوگوں نے خدا تعالےٰ کی مخلوق کے امن کو مخدوش کر رکھا ہو - انسانوں کو مذہبی آزادی سے بہ جبر محروم کردیا گیا ہو - تو ایسے وقت میں جنگ اس نیت سے کرنا کہ یہ مضرات دفع ہوسکیں - نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے۔

گویا جنگ کا اسلامی تصور یہ ہے کہ کسی کے مال و دولت یا کسی کے ملک وجائیداد پر قبضہ کرنے - کسی پر اپنا رعب قائم کرنے - کسی قوم کو غلام بنانے یا کسی اور ذاتی غرض اور جلب منفعت کے لئے جنگ کا خیال بھی دل میں لانا گناہ عظیم ہے۔ مگر فتنہ وفساد اور ظلم وتعدی کو دُور کرکے بندگانِ خدا کے لئے امن وامان قائم کرنے کے لئے اور بنی نوع انسان کو اس کے جائز حقوق دلوانے کے لئے جنگ نہایت ضروری ہے۔ گویا اسلامی نقطہ نگاہ سے جنگ کا اصل مقصد حریف کو ہلاک کرنا نہیں - بلکہ اس کے شر کو دُور کرنا ہے - اس لئے اسلامی اصُول یہ ہے - کہ جنگ میں صرف اتنی طاقت استعمال کی جائے۔ جتنی دفع شر کے لئے ضروری ہو - اور اس کا استعمال بھی صرف مصافی طبقات تک محدود ہو - یا زیادہ سے زیادہ جن سے شر کا اندیشہ ہو - باقی تمام طبقات کو جنگ کے اثرات سے بچانا چاہیئے - اور دُشمن کی جن چیزوں کو اس کی جنگی قوت سے تعلق نہ ہو۔ ان تک جنگ کے اثرات نہ پہونچنے چاہئیں۔ چنانچہ اسلام نے جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ کا نام دیا - گویا نفس کی کسی خواہش کی تکمیل کے لئے جنگ کرنے کا سوال ہی باقی نہ رہنے دیا کسی ملک کی تسخیر - عورت کے وصال ذاتی عداوت وانتقام - مال ودولت یا حکومت واقتدار کا حصُول اور شہرت وناموری کی آرزو میں جنگ کرنے کو قطعی طور پر ناجائز قرار دے دیا۔ جنگ کے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا رکھا - اور ایک ہی صورت میں اس کی اجازت دی - یعنی جب یہ خدا اور صرف خدا کے لئے لڑنی پڑے - اور جب ہوائے نفس کا کوئی ادنےٰ شائبہ بھی اس کا محرک نہ ہو۔

اسلام چاہتا تھا - کہ دُنیا کو اس وحشت و بربریت سے مامون و مصئون کردے - جو جنگوں کی صورت میں اس پر ہمیشہ سے مسلط چلی آ رہی تھی - اور اس لئے اس نے جنگ کا جس کی ضرورت اس کے نزدیک مسلم تھی - ایک مکمل ضابطہ پیش کیا - جس میں بعض ایسی تفاصیل بھی موجود ہیں - کہ ان تک ابھی مغرب کے مدبرین کی نگاہ بھی نہیں پہونچ سکی - اسلام ہی ہے - جس نے سب سے پہلے دُنیا میں جنگ کی حدُود معین کیں - اس کے لئے قواعد وضوابط بیان کئے - مصافی اور غیر مصافی آبادی میں حد فاصل قائم کی معاہدین کے حقوق - اور سفراء اور اسیران جنگ کے حقوق مقرر کئے۔ فاتح اور مفتوح کے درمیان تعلقات کو بالتفصیل پیش کیا - اور ہر حالت کے لئے بنیادی اصُول وضع کرکے آئندہ کے لئے ایک نہایت محفوظ شاہراہ قائم کردی - اور چونکہ وُہ جنگ کو ایک بالکل نئی چیز کی صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے کوشش کی - کہ سب سے پہلے جنگ کے متعلق نظریات میں تبدیلی کی جائے - اور اس غلط تصور کو محو کردیا جائے - جو صدیوں سے لوگوں کے ذہن نشین ہو چکا تھا۔

یہ وُہ زمانہ تھا - جب کوئی شخص یہ سمجھ بھی نہ سکتا تھا - کہ مال و دولت ملک وزمین - شہرت وناموری - حمیت وعصبیت - غضب وانتقام - شان وشوکت اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے اگر جنگ جائز نہ سمجھی جائے تو پھر جنگ کا اور موقعہ ہی کونسا ہو سکتا ہے - اس وقت انسانی ذہنیت اس لحاظ سے اس قدر پست تھی - کہ خودغرضی - اور نفسانیت کے سوا جنگ کا کوئی اور موجب اس کے نزدیک ہو ہی نہ سکتا تھا - مگر بانئ اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے جہاد فی سبیل اللہ کا نظریہ پیش کیا - اور اس کے سوا جنگ کو حرام کردیا - اور یہی وُہ نظریہ ہے جو دُنیا میں امن وامان قائم کرسکتا ہے - جب تک انسانی ذہنیت میں یہ تبدیلی نہ ہو - کہ خدا کے سوا کسی اور غرض کے ماتحت جنگ کرنا ناجائز ہے - اس وقت تک انسان تمدنی لحاظ سے کتنی ترقی کیوں نہ کر جائے - دُنیا میں مستقل امن کبھی قائم نہ ہوسکے گا - بلکہ تہذیب وتمدن میں انسانی ترقی اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ہلاکت آفرین ثابت ہوگی - جیسا کہ موجودہ زمانہ میں موجودہ جنگ سے ثابت ہو رہا ہے۔

سوالات کے جواب

حقیقتِ بروز

دوسرا سوال

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "یہ عجیب بات ہے کہ جب اصل احمد آیا تو وہ احمد والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ اور جب اس کا بروز آیا تو احمد والی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ اصل کے آنے سے تو پیشگوئی پوری نہ ہو۔ اور بروز کے آنے سے پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور اگر یہ کہو کہ آنحضرت صلعم احمد نہ تھے۔ اور احمد حضرت مسیح موعود تھے تو یہ صریح قرآن کریم اور حدیث کے خلاف ہے۔

حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی بروز محمد کے متعلق

اس کا پہلا جواب یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۲۳ پر فرماتے ہیں واشار عیسیٰ بقولہ کزرع اخرج شطأہ الیٰ قوم آخرین منھم وامامھم المسیح بل ذکر اسمہ احمد بالتصریح واشار بھذا المثل الذی جآء فی القرآن المجید الیٰ ان المسیح الموعود لا یظھر الا کنبات لین لا کالشیٔ الغلیظ الشدید۔ ثم من عجائب القرآن الکریم انہ ذکر اسم احمد۔ حکایۃ عن عیسیٰ وذکر اسم محمد حکایۃ عن موسیٰ۔

یعنی مسیح اسرائیلی نے کزرع اخرج شطأہ کے قول میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک اور قوم کی طرف اشارہ کیا۔ اور ایسا ہی ان کے امام مسیح موعود کی طرف بھی۔ بلکہ مسیح موعود کا احمد نام تو بالتصریح ذکر کر دیا۔ اور مسیح نے اپنے اس قول سے جو قرآن مجید میں بیان کیا گیا اس بات کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ مسیح موعود نرم روئیدگی کی طرح ہی ظاہر ہوگا۔ نہ کہ غلیظ اور سخت چیز کی طرح اور قرآن کریم کے عجائبات سے یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ اس نے احمد کے نام کی پیشگوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے بطور حکایت ذکر کی۔ اور اسم محمد کی موسیٰ علیہ السلام سے۔

اس کے بعد آگے چل کر فرماتے ہیں فحاصل الکلام ان کلا منھما اشار الیٰ مثیلہ التام یعنی حاصل کلام یہ کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے مثیل تام کی طرف اپنی اپنی پیشگوئی میں اشارہ کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی فرمایا۔ فاحفظ ھذہ النکتۃ فانھا تنجیک من الاوھام وتکشف عن ساقی الجلال والجمال وتری الحقیقۃ بعد رفع الغمام واذا قبلت ھذا فقد دخلت فی حفظ اللہ وکلاءہ من کل دجال ونجوت من کل ضلال

اس عبارت میں اس بات کا اظہار فرمایا۔ کہ چونکہ مسیح کی اسم احمد والی پیشگوئی جو نمایاں طور پر مسیح موعود کے حق میں ہے۔ بعض لوگ اپنے دجل اور ضلالت کی راہ سے اس کا مصداق قرار دینے سے مسیح موعود کو محروم کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اسم احمد والی پیشگوئی کا نمایاں طور پر مصداق مسیح موعود ہی ہے۔ اور یہ صداقت ہے جسے قبول کرنے سے آپ نے فرمایا کہ طالب حق انسان تمام قسم کے اوہام سے جو اس پیشگوئی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں مسیح موعود علیہ السلام کے مصداق ہونے کی نسبت پیدا ہوتے ہیں۔ نجات پا جاتا ہے اور ہر دجال اور ضلالت سے خدا کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ اب کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے اسم احمد کی جو پیشگوئی کی اور جسے حضرت اقدس بالتصریح مسیح موعود کے حق میں قرار دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کے حق میں ثابت ہو رہی ہے یا اصل کے حق میں۔

بروز اصل سے الگ نہیں ہوتا

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت جو پہلے نقل کی گئی ہے۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مسیح نے جو اسم احمد کی پیشگوئی کی۔ یہ مسیح موعود کے حق میں ہے۔ بلکہ مسیح نے بالتصریح اس پیشگوئی میں مسیح موعود کا احمد نام بھی ذکر کیا ہے اب یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمد نام کی پیشگوئی کا مصداق تو اصل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتے ہیں۔ اور مسیح موعود کی پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں قرار دیتے۔ بلکہ مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا غلام احمد کو قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور اصل ہیں اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور بروز۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب حضرت مرزا صاحب بروز ہیں تو مسیح موعود کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا صاحب کس طرح ہوگئے۔ کیونکہ بقول ڈاکٹر صاحب "یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ اصل کے آنے سے تو پیشگوئی پوری نہ ہو۔ اور بروز کے آنے سے پیشگوئی پوری ہو جائے" کیونکہ جہاں مسیح نے اپنے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی۔ وہاں احمد نام کی پیشگوئی بھی کی۔ اب دوبارہ مسیح کے آنے کی پیشگوئی کا مصداق تو اصل نہ ہو بلکہ بروز ہی ہو۔ لیکن احمد نام کی پیشگوئی کا مصداق جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح موعود کو قرار دے رہے ہیں۔ اس جگہ احمد کے نام کی پیشگوئی کے متعلق اصل اور بروز کی بحث چھیڑ دی جائے۔

شائد کسرےٰ اور قیصر کے خزانوں کے ہاتھ آنے کی پیشگوئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور آپ کے ذریعہ پوری ہوئی اسے بھی حضرت عمر رضہ کے حق میں تسلیم نہ کریں۔ اور کہہ دیں کہ چونکہ کسرےٰ اور قیصر کے خزانوں کی چابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ میں رکھائی گئی تھیں۔ اور وہ اصل تھے اور حضرت عمر کا ہاتھ بروزی معنوں میں تھا۔ اس لئے حضرت عمر اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے بلکہ خدا کے فضل سے حضرت عمر رضہ کے ہاتھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیکر پیشگوئی کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اصل تھے کے ذریعہ نہیں فرمایا بلکہ حضرت عمر کے ذریعہ فرمایا جو بروزی معنوں میں فاتح تھے۔

پھر اس کی مثال تو قانون قدرت سے بھی ملتی ہے کہ آیت والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا کے رو سے چاند کا روشن ہونا سورج کے واسطہ سے ہی ہے۔ اور روشنی کے لحاظ سے سورج اصل کا حکم رکھتا ہے۔ اور چاند اس کی ظلیت اور مظہریت کا جو نیابت کے معنوں میں پائی جاتی ہے اب رات کے وقت جبکہ چاند کی چودھویں ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ بھی درست ہے۔ کہ رات کا چاند کی چاندنی سے روشن ہونا سورج کے طفیل ہی ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی کب انکار ہو سکتا ہے کہ رات کو روشنی چاند ہی کرتا ہے۔ کیا بروزی معنوں میں ہم اس بات کا انکار کر دیں۔ کہ رات کو چاند روشنی کرتا ہے پھر اس سے بھی واضح مثال آئینہ کے عکس میں ملتی ہے۔ جبکہ سورج آئینہ میں چاند سے بھی بڑھ کر اپنی شکل ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہم مجبور ہیں کہ اصل سورج اور آئینہ والے سورج کے عکس دونوں پر سورج کا ایک ہی نام اطلاق کریں حالانکہ وہ ایک نہیں بلکہ دو الگ الگ وجود بھی ہیں۔ ایک آسمان پر اور دوسرا زمین پر۔ اور ایک اصل ہے اور دوسرا بروز ہاں بروز اتم اور مظہر اکمل۔ پس ان معنوں میں جو کچھ اصل میں ہے وہی بروز میں ہے اور انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود محمد بھی ہیں اور احمد بھی۔ اور دو بھی ہیں اور ایک نام رکھنے والے بھی۔ پھر بروز کو فقط اتحی ہونے کے معنوں میں لینا کیونکر درست تسلیم ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۹۴ پر فرماتے ہیں۔ فحاصل البیان ان اللہ خلق احمدین فی صدر الاسلام وفی آخر الزمان واشار الیھما بتکرار لفظ الحمد فی اول الفاتحۃ وفی آخرھا لاھل العرفان ... وانزل احمدین من السماء لیکونا کالجدارین لحمایۃ الاولین والآخرین" یعنی اس بیان کا ماحصل یہ ہے۔ کہ

اللہ تعالے نے دو احمدؐ پیدا کئے - ایک ابتداء اسلام میں اور دوسرا آخری زمانہ میں - اور دونوں کی طرف لفظ حمد کے تکرار میں اشارہ بھی کر دیا ہے - سورۃ فاتحہ کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی عارفوں کے لئے جو حقائق شناس ہیں - اور خدا نے وہ دونوں احمدؐ آسمان سے نازل فرمائے - تا وہ دونوں اہل اسلام کے پہلے اور پچھلے لوگوں کی حمایت کے لئے دو مضبوط دیواروں کی طرح کام دینے والے ہوں۔

پھر جس طرح سورہ فاتحہ سے دو احمدوں کی پیشگوئی کا ذکر مستنبط فرمایا ہے - اسی طرح صفحہ ۱۹۳ پر اعجاز المسیح میں یوں ذکر فرمایا ہے - ولہ الحمد فی الاولے والآخرۃ ومن الازل الے ابد الابدین ولذالک سمی اللہ نبیہ احمد وکذالک سمے بہ المسیح الموعود لیشیر الے ما تعمّد یعنے اول اور آخر میں سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے - اور ایسا ہی ازل سے ابد تک بھی حمد اسی کے لئے ہے - اور اسی لئے خدا نے اپنے نبی کا نام احمدؐ رکھا اور پھر اپنے مسیح کا نام احمد رکھا - اسی طرح خطبہ الہامیہ میں فرمایا سمانی ربی احمد یعنی خدا نے میرا نام احمد رکھا ہے اور الہام بشری لک یا احمدی میں خدا نے یہ بھی بتایا کہ اے میرے احمد بشارت تیرے لئے ہے - اب وہ بشارت جو خدا نے اپنے احمد کے لئے قبل از ظہور مسیح اسرائیلی کے ذریعے ظاہر فرمائی - اس وحی میں صاف طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں متحقق فرمائی -

اسی طرح اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۳۵ پر آیت ولہ الحمد فی الاولے والآخرۃ کے متعلق فرماتے ہیں فاومیٰ فیہ الے احمدین وجعلہما من آلائہ الکاثرۃ فالاول منہما احمد المصطفیٰ ورسولنا المجتبیٰ والثانی احمد آخر الزمان الذی سمی مسیحاً ومہدیاً من اللہ المنان۔ یعنے اس آیت میں دو احمدوں کی طرف اشارہ کیا ہے - جو خدا کی نعمت ہائے کثیرہ سے ہیں - ان دونوں میں سے پہلے حضرت احمد مصطفےٰ اور رسول مجتبےٰ ہیں اور دوسرے احمد احمد آخر الزمان ہیں - جن کا نام مسیح اور مہدی بھی رکھا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام محمدؐ و احمدؐ ظلی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۱۹ پر فرماتے ہیں اراد اللہ سبحانہ ان یجمع فیہ صفتہ العظمیین علے الطریقۃ الظلیۃ فوھب لہ اسم محمد واحمد لیکونا کالظلین للرحمانیۃ والرحیمیۃ یعنے خدا نے ارادہ فرمایا کہ اپنی دو بڑی صفتوں کو ظلی طریق پر آنحضرت میں جمع کرے - پس اس نے آپ کو اسم محمدؐ و احمدؐ عطا فرمایا - تاکہ یہ دونوں نام یعنے محمدؐ اور احمدؐ آنحضرت کے خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کے لئے بطور ظل کے قرار پائیں -

اب اس سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت کا اسم محمدؐ و احمدؐ اصل نام آپ کے نہیں بلکہ خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کے لئے بطور ظل کے ہیں - اب کیا ڈاکٹر صاحب بوجہ ظلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمدؐ اور احمدؐ قرار نہیں دیں گے - کیونکہ اصلی محمد اور احمد تو رحمان اور رحیم ہونے سے مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالے کو قرار دیا ہے - لیکن آنحضرتؐ کا محمد اور احمد ہونا جیسے خدا تعالے کی صفت رحمان اور صفت رحیم کے بالمقابل بطور ظلیت کے ہے اور مخلوق کے بالمقابل بطور اصل کے کیونکہ صاحب شریعت نبی ہونے کے لحاظ سے محمدیت اور احمدیت کی اور طرح کی حیثیت پائی جاتی ہے - اور خدا تعالے کے بالمقابل بطور ظلیت اور طرح کی - اسی طرح مسیح موعود کا احمد ہونا اگرچہ آنحضرتؐ کی شریعت کی اتباع میں آپ کے مرتبہ ظلیت و بروزیت میں بھی ہو - لیکن آخرین کے اندر مبعوث ہونے سے آپ کی حیثیت مستقل صورت بھی رکھتی ہے - اور جیسے مسیح موعودؑ کے نام کی حیثیت باوجود آپ کے بروز ہونے کے ایک مستقل حیثیت ہے ویسے ہی احمدؐ کی حیثیت مسیح موعودؑ کی طرح مستقل ہے اور اسمہ احمد کی بشارت کی مصداق جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ والذین معہ کی بشارت کے مصداق کی حیثیت رکھنے والے ہوتے۔

مشترکہ پیشگوئی

آئت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی بشارت کو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں کے متعلق مشترکہ طور پر سمجھا جائے تو بھی حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل درست ہے - کیونکہ آپ نے اس پیشگوئی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی چسپاں فرمایا ہے اور اپنے اوپر بھی اور علاوہ اس کے اور بھی بعض آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے تئیں دونوں کو شریک قرار دیا ہے - چنانچہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۳۳ ایڈیشن سوئم میں فرماتے ہیں :- "مثلاً آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے - اور پھر یہی آیت مسیح موعود کے حق میں بھی ہے - جیسا کہ تمام مفسرین اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں - پس یہ بات کوئی غیر معمولی امر نہیں ہے کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں پھر مسیح موعودؑ بھی اسی آیت کا مصداق ہو - بلکہ قرآن شریف جو ذوالوجوہ ہے اس کا محاورہ اسی طرز پر واقع ہو گیا ہے - کہ ایک آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد اور مصداق ہوتے ہیں - اور اسی آیت کا مصداق مسیح موعود بھی ہوتا ہے - جیسا کہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ سے ظاہر ہے - اور رسول سے مراد اس جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں - اور مسیح بھی مراد ہے در اصل اسمہ احمد والی پیشگوئی اپنے نمایاں پہلو کے لحاظ سے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۵۶ و صفحہ ۱۵۷ پر فرمایا مسیح موعود کے حق میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس پیشگوئی کا پہلو نہایت مخفی اور باریک ہے - جس کے بالمقابل محمدیت کا پہلو نمایاں اور واضح ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں - ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے - جس کی نسبت بحوالہ آیت قرآن شریف میں یہ آیت ہے - محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علے الکفار رحماء بینھم - دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے - جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے - جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے - ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گو باعتبار اپنی ذات اور اپنے تمام سلسلہ خلفاء کے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے ایک ظاہر اور کھلی مماثلت ہے - اس لئے خدا تعالے نے بلا واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسےٰؑ کے رنگ میں مبعوث فرمایا - لیکن چونکہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عیسےٰؑ سے ایک مخفی اور باریک مماثلت تھی - اس لئے خدا تعالے نے ایک بروز کے آئینہ میں اس پوشیدہ مماثلت کا کامل طور پر رنگ دکھلا دیا "

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا دو بعثیں مقرر کی گئی تھیں - جیسا کہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۵۹ پر بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے بعث اول تکمیل ہدایت کے معنوں میں جس کی طرف آیت فیھا کتب قیمۃ میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ سب نبیوں کے صحیفوں کی پاک اور صحیح تعلیم سب کی سب قرآن کریم میں داخل کی گئی ہے -

در تبیانا لکل شیٔ اور ما فرطنا فے الکتاب من شیٔ اور الیوم اکملت لکم دینکم کی آیات کے رو سے سب تعلیموں اور ہدایتوں کو قرآن میں مکمل طور پر جمع کر دینے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور بعث ثانی تکمیل اشاعت کے معنوں میں جس کی طرف آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ میں اشارہ ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احمد ہونا سب نبیوں کے بالمقابل بلحاظ تکمیل ہدایت کے وقوع میں آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احمد ہونا سب رسولوں کے بالمقابل بلحاظ تکمیل اشاعت ہدایت اور تبلیغ کے وقوع میں آیا۔ اور احمد کے معنے ہیں۔ سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احمد ہونا تکمیل ہدایت کے لحاظ سے ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احمد ہونا تکمیل اشاعت ہدایت اور تبلیغ کے لحاظ سے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی جو تکمیل اشاعت ہدایت کے لحاظ سے ہے۔ وہ چونکہ تمام دنیا کی قوموں تک تبلیغ پونچانے کا کام ہے اور تبلیغ کے لئے چونکہ صبر اور حلم کے اخلاق کو عمل میں لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی اور مسیح اسرائیلی کی تمام زندگی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت یضع الحرب کا حکم بطور پیشگوئی ہے۔ کہ آپ جنگ نہیں کریں گے۔ یعنی حلم اور صبر اور نرمی کے ساتھ تبلیغ کا کام کریں گے۔ اور اس طرح کے نرمی کے اخلاق کے ساتھ تمام دنیا کی قوموں تک پیغام حق پہنچانا بہت بڑا کام ہے۔ جو اسم احمد کی عظیم الشان تجلی پر موقوف تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۵۶ پر حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت دوم میں تجلی اعظم جو اکمل و اتم ہے۔ وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے۔"

قرآن اور حدیث سے ثبوت

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "احمد مسیح موعود ہے یہ صریح قرآن و حدیث کے خلاف ہے"؛ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ قرآنی آیات سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالجات کے رو سے تو پہلے ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ باوجود بروز ہونے کے جس طرح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہونے کی مستقل حیثیت کے مالک قرار پائے۔ اسی طرح آپ قرآنی آیات کے رو سے احمد رسول اور بشارت اسمہ احمد کے نمایاں مصداق ہیں۔ باقی رہا احمد رسول کی نسبت حدیثوں کا حوالہ سو اس کے لئے ذیل میں امام شوکانی کا حوالہ ذیل کافی ہوگا۔ جو انہوں نے اپنی کتاب الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں تحریر فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"ومنھا الاحادیث التی تروی فی تسمیۃ احمد لا یثبت منھا شیٔ۔"

یعنی وہ سب حدیثیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احمد نام رکھے جانے کے متعلق روایت کی جاتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا ثبوت بھی نہیں پایا جاتا۔ یعنی وہ سب کی سب وضعی روائتیں ہیں۔ جو بعد میں گھڑی گئی ہیں۔

ابو البرکات غلام رسول راجیکی

فرضیت زکوٰۃ

عبادات جو رضاء الٰہی کا موجب اور انسان کی روحانی ترقی کا باعث ہوتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدنی عبادت کہلاتی ہے۔ اور دوسری مالی۔ پھر ان ہر دو عبادات میں سے بعض فرض ہیں۔ اور بعض نفلی عبادات ہیں

مالی عبادات جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور جس کی ادائیگی کے بغیر کوئی شخص کامل مسلمان نہیں رہ سکتا۔ جسے اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ ہر صاحب نصاب[1] مسلمان پر خواہ عورت ہو یا مرد فرض ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُسے ادا کرے۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو ان لوگوں کے ساتھ جہاد کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جو زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین پ۱ ع۵ (نماز باجماعت ادا کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے احکام کے آگے جو لوگ جھکتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہو کر تم بھی جھکو۔) اسی طرح اللہ تعالےٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے۔

الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ سورہ توبہ ع ۵ پ۱۰

(جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن کہ اس سونے و چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس سے ان کے ماتھے اور ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ وہ ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع کئے کا مزا چکھو۔)

خدا تعالےٰ کے ان صریح احکام کی موجودگی میں تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ اور بیت المال میں دیں۔ زکوٰۃ اپنے طور پر خرچ کرنیکی اسلام میں اجازت نہیں ہے، احادیث میں بھی آنحضرت صلعم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں تاکید فرمائی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اے تمے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اسوقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقت نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کیساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی بیزار ہو کر ترک کرو۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۴ اسائز کلاں)

اس لئے تمام احباب جو صاحب نصاب ہیں۔ اور ان پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے وہ بہت جلد اسے ادا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مال دیا ہے جسکی بدولت اللہ کے دئے ہوئے مال سے وہ خدا کو خوش کر سکتے ہیں۔ اور اس کی رضا جوئی سے اپنے اوپر ترقیات کے اور زیادہ دروازے کھول سکتے ہیں۔ والسلام

ناظر بیت المال

[1] اور زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل طور پر معلوم کرنے کے لئے دفتر بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ مفت منگوائیں۔

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ نے ۷ تا ۱۵ ر وفا پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ایک لیکچر دیا۔ درس قرآن مجید کا دیا۔ ۲۸ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ ۵۹ میل سفر کیا۔

کشمیر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ نے یکم تا ۷ ر وفا پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ خطبہ جمعہ پڑھا۔ ۲۱ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ ۲۹ میل سفر کیا۔

پشاور

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے ۸ تا ۱۵ ر وفا تین مقامات کا دورہ کیا۔ اچینی پایان میں ایک غیر احمدی مولوی سے تین گھنٹہ "نزول مسیح" پر مباحثہ کیا ۱۸ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سات درس دیئے بائیس ۲۲ میل سفر کیا۔

رادی بیٹ

میاں محمد علی صاحب نے ۷ تا ۱۵ وفا۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ پانچ لیکچر جماعت کی تربیت اور عقائد احمدیہ پر دیئے۔ ۳۲ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ چار درس تبلیغی اور تربیتی دیئے۔

کوٹ رحمت خان (شیخوپورہ)

ماہ احسان میں کئی تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زبانی بھی پیغام حق پہنچایا گیا بعض غیر احمدیوں کو خطبات جمعہ سنائے گئے بعض کو جنگ کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ بتایا گیا۔ سکرٹری تبلیغ

سڑدعہ

جماعت کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اجرائے نبوت از روئے قرآن مجید پر ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے تقریر کی۔ ۹۴ ٹریکٹ تقسیم کئے پانچ احباب نے انفرادی تبلیغ کی

محمد ابراہیم سکرٹری تبلیغ

کنانور (مالابار)

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری نے ۲۲ تا ۳۰ جون دو مقامات کا دورہ کیا۔ چار لیکچر دیئے۔ دو احمدیت کے موضوع پر۔ دو اس موضوع پر کہ دنیا دار لوگ صداقت کا کیوں انکار کرتے ہیں؟۔ ۱۰ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ چار تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔

چک نمبر ۵۶۵

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے "باوا نانک صاحب رح کا اسلام" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ ۵ و ۶ وفا کو جلسہ شاہ مسکین میں شمولیت فرمائی۔ بیس معزز سکھوں کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔

آگرہ

مولوی عبد المالک خانصاحب مبلغ نے دو دن ایک پرائیویٹ مناظرہ کیا۔ دو لیکچر انجمن احمدیہ میں اور دو تھیو سوفیکل لاج میں اور ایک لیکچر صالح نگر میں دیا۔ ۱۵۰۰ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ پانچ درس تفسیر کبیر اور کشتیٔ نوح سے دیئے۔

کلکتہ

سکرٹری صاحب تبلیغ لکھتے ہیں: سنسکرت سکالرز کے ایک جلسہ میں جو ۱۵ ر احسان کو ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا لکھا ہوا ٹریکٹ انگریزی زبان میں "مجھے کیوں اسلام پیارا ہے" تقسیم کیا گیا۔ ۲۲ ر احسان کو ایک ماتچ فیکٹری میں منشی رشید الدین خانصاحب کی کوشش سے جلسہ منعقد کر کے مولوی ظل الرحمن صاحب نے پونے دو گھنٹے تقریر فرمائی جس میں بتایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کے تنزل کے اسباب کیا ہیں اور انکا کیا حل ہے۔ اسکے علاوہ کئی دنوں تک مغرب کی نماز کے بعد مولوی عبد الواحد صاحب آف میرٹھ نے ذکر حبیب علیہ السلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ ناظم نشر و اشاعت

تحریک جدید کے سکرٹریاں مال ہوشیار رہیں۔

۲۰ رجون کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے زمینداروں اور شہری جماعتوں کیلئے ۳۱ رجولائی کی تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ اگر بعض احباب ۳۱ رجولائی تک ادا نہ کر سکیں۔ تو بہر حال ۳۱ ر اگست تک ادا کر دیں۔ بعض احباب نے شکوہ کیا ہے۔ کہ انہوں نے ٹھیک وقت پر اپنے مقامی سکرٹری کے پاس روپیہ جمع کیا۔ اور انہوں نے ۳۱ رمئی کی شام تک مرکز میں داخل نہ کیا۔ حالانکہ وہ اگر کوشش کرتے تو داخل کر سکتے تھے پس طبعی طور پر انہیں تکلیف ہوئی۔ اور وہ حضور کی دعا سے محروم رہے۔ آئندہ عہدیداران کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ فوراً مرکز میں مرکز داخل کرانا ضروری ہے۔ تا ادا کرنے والے احباب حضور کی دعا میں شامل ہو سکیں۔ چونکہ بعض احباب کو تکلیف ہوئی ہے۔ اس لئے عہدیدار ہوشیار رہیں۔ احباب کو شکایت کا ایسا موقعہ نہ دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وی۔پی وصول کر لئے جائیں

اُمید ہے احباب کی خدمت میں وی۔ پی پہنچ گئے ہونگے۔ یا پہنچ رہے ہونگے۔ کاغذ کی موجودہ شدید گرانی کے زمانہ میں احباب کا فرض ہے۔ کہ وی۔ پی ضرور وصول فرما لیں۔ ان حالات میں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

منیجر "الفضل"

کیا آپ کو علم ہے؟ (کہ)

الفضل کا خطبہ نمبر کیوں زیادہ مقبول ہے؟

(اسلئے کہ)

(۱) اس کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جلد سے جلد احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔

(۲) اسمیں ہفتہ وار یکجائی طور پر جماعت کے متعلق ضروری خبریں خلاصۃً پیش کی جاتی ہیں۔

(۳) ہفتہ بھر کے جنگی حالات کا مرقع پیش کیا جاتا ہے۔

(۴) ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ کیا اب بھی وہ دوست جو روزانہ "الفضل" نہیں خرید سکتے۔ اس کی خریداری سے محروم رہیں گے؟

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ جولائی۔ ماسکو ریڈیو کی اطلاع ہے کہ حال میں جب مسولینی فورلی کے مقام پر مشرقی محاذ پر جانے والے عساکر کا معائنہ کر رہا تھا۔ تو ایک شاہ پرست نے اس پر پستول سے دو گولیاں چلائیں۔ مگر مسولینی اس حملہ سے بال بال بچ گیا ہے۔ حملہ آور اس گروپ سے متعلق ہے جو جرمنوں کے خلاف ہے۔ ان حالات کو خفیہ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ یہ اطلاع جنیوا کے راستہ پہنچی ہے۔

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ امریکی کانگرس کو فوج کی توسیع کے لئے سفارش کرتے ہوئے صدر روزویلٹ نے کہا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات اس سے پیچیدہ تر ہو گئی ہیں۔ جتنی کہ ایک سال قبل تھی۔ ان لوگوں کے نزدیک جو حالات کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔ ملک کے اندر مضبوط عسکری نظام قائم رکھنا ناگزیر ہے۔ اور ہر وقت کمربستہ رہنے والی فوج کا قیام لازمی ہے۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے برلن میں اس سوال پر بحث ہو رہی ہے کہ مشرقی محاذ پر عنقریب گیس کی جنگ شروع ہو جائے گی۔ جرمنوں کا خیال ہے کہ روسی فوج کے سردار گیس استعمال کرنے کا الزام جرمنوں کے خلاف اس لئے عائد کر رہے ہیں کہ وہ خود گیس استعمال کر سکیں۔ جرمن کہتے ہیں ہماری فوج گیس کی جنگ میں اس قدر مہارت رکھتی ہے کہ جس سے دشمن مصیبت عظمیٰ میں مبتلا ہو جائیں گے۔

ناگپور ۱۲ جولائی۔ صوبہ سی۔ پی کی حکومت نے گزٹ کے ایک نوٹس کے ذریعہ ضلع ہوشنگ آباد میں جو مدفون سکے برآمد ہوئے ہیں۔ ان کے دعویدار کو مدعو کیا ہے۔ یہ خزانہ ایک سو بائیس روپوں پر مشتمل ہے۔ جو شاہجہان نبیرہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد سے متعلق ہیں۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ وائسرائے کی کونسل میں توسیع کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کانگرس اور مسلم لیگ کے رویہ کو نظر انداز کرتے ہوئے وائسرائے نے ہندو مہاسبھا۔ ہندو لیگ اور لبرلوں سے کام چلانے کی کوشش کی ہے۔ نئے ممبران کے نام اور محکموں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) سر ہومی مودی۔ سپلائی (۲) سر اکبر حیدری۔ اطلاعات (۳) مسٹر راگھو نندراؤ۔ سول ڈیفنس (۴) لیبر۔ سر فیروز خاں نون (۵) سمندر پار ہندوستانیوں کا محکمہ۔ مسٹر ایم ایس اینے (۶) تعلیم مسٹر نلنی رنجن سرکار (۷) قانون۔ سر سلطان احمد۔ وائسرائے کی کونسل میں توسیع جنگی مقاصد کے پیش نظر کی گئی ہے۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ وائسرائے ہند کی توسیع شدہ ایگزیکٹو کونسل کے نئے اور پرانے ارکان کا مشاہرہ ۸۰ ہزار سالانہ کی بجائے اب ۶۰ ہزار روپے سالانہ ہوگا۔ ارکان کی میعاد ملازمت ملک معظم کی مرضی پر منحصر ہوگی۔

شملہ ۱۲ جولائی۔ حکومت ہند نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے کوئی شخص مزدوری کے لئے باہر نہیں جا سکتا تاوقتیکہ مرکزی گورنمنٹ اسے خاص اعلان کے ذریعہ اس حکم سے مستثنیٰ قرار دے۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ وائسرائے ہند کی کونسل میں جو ادل بدل ہوا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کسی سیاسی مطالبہ کی وجہ سے کیا گیا ہے اور اب سیاسی مطالبات پر غور نہ کیا جائے گا۔ یہ تغیر کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ جاپان سے جتنی خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی ایشیا میں کوئی اہم بات ہونے والی ہے۔ آج وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو ایک کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا۔ لیکن پھر کہہ دیا گیا کہ کانفرنس نہیں ہوگی۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ خبر ملی ہے۔ کہ جاپان میں بہت بڑے پیمانہ پر لام بندی کی جا رہی ہے۔ ریزرو سپاہیوں کو بلایا جا رہا ہے۔

ماسکو ۲۲ جولائی۔ کل رات پہلی بار یہاں ہوائی حملہ کیا گیا۔ دو سو جرمن جہازوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ صرف اکادکا جہاز بچ کر ماسکو پہونچ سکا۔ اور چند بم گرائے گئے۔ جن سے کچھ لوگ مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔ کہیں کہیں آگ بھی لگ گئی۔ ۱۷ جرمن جہاز برباد کر دیئے گئے۔

شملہ ۲۲ جولائی۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے چار دن شمال مغربی سرحد کے حفاظتی انتظامات کا معائنہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے ۴۲½ کروڑ روپیہ بطور قرض برطانیہ کو دینا منظور کیا ہے۔ تاکہ برطانیہ اس مال کی قیمت ادا کر سکے۔ جو پٹہ کا قانون بننے سے پہلے اس نے امریکہ سے لیا تھا۔ برطانیہ اس قرض پر تین فیصدی سود ادا کرے گا۔ پندرہ سال میعاد ہوگی اگر اس عرصہ میں ½ حصہ ادا کر دیا گیا۔ تو پانچ سال میعاد میں اور اضافہ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے جرمنی اور اٹلی کے سفیروں کو اطمینان دلایا ہے۔ کہ جاپان سابقہ معاہدہ پر قائم رہے گا۔ جاپان کے نائب وزیر خارجہ نے اپنے عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

انقرہ ۲۲ جولائی۔ یہاں کے جرمن سفیر نے غیر جانبدار ممالک کے سفیروں سے صلح کرانے کی تحریک شروع کر دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ خدا نے انہیں یہ کام سونپا ہے کہ جرمنی اور برطانیہ میں صلح کرائیں۔ اس قسم کی کوشش کی وجہ یہ خیال کی جاتی ہے۔ کہ روس میں جرمنی کی دھیمی رفتار سے بعض جرمن حلقوں میں گھبراہٹ پھیل رہی ہے۔

حیدر آباد دکن ۲۱ جولائی۔ سر اکبر حیدری وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں تشریف لے گئے ہیں۔ عام خیال ہے کہ اعلیٰحضرت خسرو دکن ان کی بجائے سید عبد العزیز وزیر سررشتہ عدلیہ کو یا نواب صاحب چھتاری کو صدر اعظم کا منصب عطا کریں گے۔

گوجرانوالہ ۱۲ جولائی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گوجرانوالہ کو میانوالی پولیس نے اس الزام کی بنا پر اپنی حراست میں لے لیا ہے کہ جب وہ میانوالی میں تھا۔ تو چند خطرناک ڈاکو جو زیر سماعت قیدی کی حیثیت سے جیل میں تھے۔ ان کے وارنٹ ان کو جیل سے نکال کر لے گئے ہیں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مذکور ڈاکوؤں کے فرار میں شریک سازش تھا۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ جو غلطی نپولین سے ہوئی تھی۔ ہٹلر اس کا اعادہ نہیں کریگا بلکہ موسم سرما سے پہلے ہی مطلوبہ علاقہ پر پورا پورا تسلط کرے گا۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ آج میونسپلٹی کے ایڈمنسٹریٹر نے ایک نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ میونسپلٹی کی حدود میں پھل اور سبزی بیچنے والوں کو لائسنس لینا پڑے گا۔ جو پانچ روپے سالانہ ٹیکس ادا کر کے حاصل کیا جائے گا۔ ماہواری لائسنس لینے والوں کو آٹھ آنہ ٹیکس دینا ہوگا۔

ماسکو ۱۲ جولائی۔ انقرہ کے باخبر ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ترکی کی سرحد پر بلغاریہ اور جرمن فوجوں کے اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی درہ دانیال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی